سوال

(266) ولایت نکاح کا حق دار اور ولی کے بغیر نکاح کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید کی بیٹی ہندہ عرصہ نو برس سے عدم بلوغیت کے زمانے میں بیوہ ہوئی اس درمیان میں چند جگہ سے پیغام نکاح بھی ہندہ کے آئے مگر زید نے بوجہ پابندی رسم وعیب وبرا سمجھنے کے نامنظور کیا آخر ہندہ زید کے مکان سے باہر آئی اور جماعت مسلمین کے سردار کے پاس یہ پیغام بھیجا کہ میرا نکاح فلاں شخص سے جلد پڑھا دیجیے ورنہ حرام کاری کی مرتکب ہو جاؤں گی اور میرے والد کو مت خبر دیجیے ورنہ وہ نکاح نہ ہونے دیں گے سردار صاحب کو بہت خیال ہوا اور دریافت کر کے ایک جماعت مسلمین کے روبرو خود قاضی ووکیل وولی بن کر ہندہ کا نکاح پڑھوا دیا جب اس کے والد وغیرہ کو خبر ہوئی تو اس کو زدوکوب کر کے پکڑ کر مکان میں لے گئے اور یہ مشہور کیا کہ ہندہ کہتی ہے کہ وہ نکاح میری منظوری سے نہیں ہوا اور ہم کو منظور نہ تھا یہ کہنا زید کا یا ہندہ کا معتبر ہے یا نہیں اور یہ نکاح بیوہ کا جو ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ابعد سردار مسلمین نے پڑھوایا صحیح ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے نکاح میں عورت کا اذن بھی ضروری ہے اور اس کے ولی کا اذن بھی۔ اگر عورت ثیبہ ہے تو اس کا صریح اذن ضروری ہے اور باکرہ ہے تو صریح اذن ضرور نہیں اس کا سکوت بھی کافی ہے تو اگر عورت کا نکاح بلا اذن اس کے کر دیا جائے تو صحیح نہیں جب تک کہ وہ منظور نہ کرے ہاں جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو یا ہو۔ لیکن عورت کو نکاح کرنے سے روکتا ہو جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو ان دونوں صورتوں میں سلطان یعنی سردار جماعت مسلمین ہی اس عورت کا ولی ہے اس کے اذن سے اس عورت کا نکاح صحیح ہے فی المشکاۃ (ص362)

1۔ عن أبي هريرة رضي اللہ عنہ أن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال "لا تنكح الأيم حتی تستأمر ولا تنكح البكر حتی تستأذن "قالوا یا رسول اللہ وكيف إذنها قال "أن تسكت". (متفق علیہ)[1]

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " بیوہ یا مطلقہ کا نکاح اس کے حکم کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری سے بھی اجازت لی جائے۔ "لوگوں نے پوچھا اس کی اجازت کس طرح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کہ خاموش ہو جائے")

2۔ وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرأة نكحت بغير إذن وليها فنكاحها باطل باطل باطل فإن لم يكن لها ولي فالسلطان ولي من لا ولي له "[2]

(آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت بغیر ولی اجازت کے نکاح کرے۔ اس کا نکاح باطل ہے اگر جھگڑا ہو جائے تو بادشاہ ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو)

وفی نیل الاوطار(ص226)

"فاذالم یکن ثمہ ولی اوکان موجوداو عصل انتقل الامرالی السلطان لانہ ولی من لاولی لہ کما اخرجہ الطبرانی من حدیث ابن عباس وفی اسنادہ الحجاج بن ارطاۃ"

اگرنکاح میں ولی موجودنہ ہویاہواوروہ ولایت کے قابل نہ ہوتوبادشاہ ولی ہوگا۔

وفی فتح الباری (ص5/72)

"وفی اسنادہ الحجاج بن ارطاۃ وفیہ مقال واخرجہ سفیان فی جامعہ ومن طریقۃ الطبرانی فی الاوسط باسنادآخرحسن علی ابن عباس رضی اللہ عنہ بلفظ :لانکاح الابولی مرشدوسلطان "

(اس کی سندمیں حجاج بن ارطاۃ راوی متکلم فیہ ہے سفیان نے اسے اپنی جامع میں بیان کیا ہے اس کے طریق سے ایک دوسری حسن سند سے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے المعجم الاوسط"میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درج ذیل الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے صحیح ولی یا بادشاہ کے بغیر نکاح نہیں ہے)

باقی رہایہ امرکہ ہندہ کا یہ نکاح اس کی منظوری سے ہوایا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اگرشہادت معتبرہ سے سےثابت ہوکہ ہندہ کی منظوری سے نکاح مذکورہواتھااوراب بخوف زدو کوب منظوری سے انکارکرتی ہے تونکاح مذکور صحیح ہوگیااوراب زیدہندہ کا کہناکہ یہ نکاح بمنظوری ہندہ نہیں ہواہے نامعتبرہے ورنہ معتبرہے واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمدعبداللہ(مدرسہ احمدیہ (1298ھ) سیدمحمدنذیرحسین۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4843) صحیح مسلم رقم الحدیث (1419)

[2]۔ مسنداحمدسنن الدارمی (2/185) سنن ابی داوَدرقم الحدیث (2083) سنن الترمذی رقم الحدیث (1102) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1879)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ:468

محدث فتویٰ